ثقاہتِ ابی حنیفہ رحؒ

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ، گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

pasbanehaq

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ثقاہتِ ابی حنیفہؒ

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ، گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان

مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345، 0332-8573411

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

جملہ حقوق بحق مؤلف وناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	ثقاہتِ ابی حنیفہؒ
تالیف	مولانا مفتی علی معاویہ بہاری
کمپوزنگ	ماہیر گرافکس 0300-0074745
ٹائٹل	حافظ محمد مجاہد 0333-8276791
صفحات	32
اشاعت	فروری 2024ء
قیمت	

ملنے کا پتہ

مکتبہ امام اہل سنت، عقب شیرانوالہ باغ، گوجرانوالہ

والی کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ

ضروری اعلان:

ہم نے اس رسالہ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو۔ مگر پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ ضرور درست کردی جائے گی۔ ہم قرآن وسنت کے خلاف کسی کی بات نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت پر صحیح معنی میں عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین!!

علی معاویہ بہاری

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
اعتراض نمبر۱	4
عبداللہ بن مبارکؒ نے امام ابوحنیفہؒ کو چھوڑ دیا تھا	
اعتراض نمبر۲	6
ایک آدمی نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے حدیث کے خلاف بات بیان کی ہے	
اعتراض نمبر۳	10
یحییٰ بن سعیدؒ کا قول کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے کچھ نہ پوچھا	
اعتراض نمبر۴	12
ابوعبدالرحمٰن المقریؒ نے کہا کہ ابوحنیفہؒ حدیث کو باطل کہتے تھے	
اعتراض نمبر۵	17
محمد بن جابر یمامیؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے مجھ سے حماد کی کتابیں چوری کی ہیں	
اعتراض نمبر۶	23
امام ابوحنیفہؒ نے محمد بن جابرؒ سے ایک کتاب اخذ کی	
اعتراض نمبر۷	24
امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ کی رائے مذموم ہے	
اعتراض نمبر۸	27
امام ابوحنیفہؒ حدیث کے معاملے میں مسکین تھے	
اعتراض نمبر۹	31
ابی حاتم رازیؒ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اپنی غلطی پر قائم رہتے تھے	

☆......☆......☆

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتراض نمبر ا:

عبداللہ بن مبارکؒ نے امام ابوحنیفہؒ کو چھوڑ دیا تھا

امام ابن ابی حاتم امام ابوحنیفہؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

النعمان بن ثابت ابو حنيفه مولى تيم الله بن ثعلبه، روى عن عطاء ونافع وابى جعفر محمد بن علي وقتادة وسماك بن حرب وحماد بن ابى سليمان روى عنه هشيم وعباد بن العوام وابن المبارك ووكيع وعبد الرزاق وابو نعيم.

ترجمہ:

نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ جو مولی بنی تیم اللہ ثعلبہ کے ہیں ابوحنیفہؒ نے عطاء ابن ابی رباح، نافع، ابوجعفر محمد بن علی (امام باقرؒ) قتادہ، سماک بن حرب اور حماد بن ابی سلیمان حدیث روایت کی ہے

اور ابو حنیفہ سے ہشیم، عباد بن العوام، ابن مبارک، وکیع ابن جراح، عبد الرزاق (صاحب مصنف عبدالرزاق) اور ابونعیم نے احادیث نقل کی ہیں۔

اس کے بعد امام ابن ابی حاتم امام ابوحنیفہؒ پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ثم تركه ابن المبارك باخرة سمعت ابى يقول ذالك.

(الجرح والتعديل جلد ۸ ص ۴۴۹، دار احياء التراث العربى بيروت)

پھر آخری دور میں عبداللہ ابن مبارکؒ نے ابوحنیفہؒ کو چھوڑ دیا تھا اور میں نے اپنے والد کو بھی یہی کہتے سنا ہے۔

جواب:

یہ عبداللہ بن مبارکؒ پر محض بہتان ہے کیونکہ انہوں نے (آخری وقت میں کیا شاگرد بننے کے بعد کسی دور میں بھی) امام ابوحنیفہؒ کو چھوڑا ہی نہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ جیسی شخصیت

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

کو چھوڑ بھی کیسے سکتے ہیں کیونکہ عبداللہ ابن مبارکؒ تو امام ابوحنیفہؒ کے براہ راست شاگرد اور ان کے مداحین میں سے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

چنانچہ عبداللہ ابن مبارکؒ کے سامنے ایک شخص نے امام ابوحنیفہ کی شان میں گستاخی کی تو عبداللہ ابن مبارکؒ نے اس شخص کو گرجتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

ویحك اتقع فی رجل صلی خمسا واربعین سنة خمس صلوات علی وضوء واحد وكان يجمع القرآن فی ركعتين فی ليلة وتعلمت الفقه الذی عندی من ابی حنيفة. (تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۵۳، مکتبہ دار الکتب العلمیہ)

تجھ پر تعجب ہے تو ایسے آدمی کی گستاخی کر رہا ہے جس نے پینتالیس سال تک پانچ نمازیں ایک وضو سے پڑھی ہیں اور وہ رات کو پورا قرآن دو رکعتوں میں ختم کرتے تھے اور فقہ کا وہ علم جو میرے پاس ہے وہ میں نے ابوحنیفہ سے (ہی) حاصل کیا ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ لوگوں کو اس بات کی ترغیب دیا کرتے تھے کہ وہ امام ابو حنیفہ کی بات کو مضبوطی سے پکڑیں۔

حافظ ابن عبد البر المالکی (المتوفی ۴۶۳ھ) حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے حوالے نقل فرماتے ہیں:

كان عبدالله بن مبارك يقول اذا اجتمع هذان علی شيئی فتمسك به يعني الثوری و ابا حنيفة.

(الانتقاء في فضائل الأئمة الثلاثه الفقهاء ص ۲۰۶ مكتبه المطبوعات الاسلاميه حلب)

عبداللہ ابن مبارکؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر یہ دونوں حضرات کسی بات پر متفق ہو جائیں تو تم اسے مظبوطی سے تھام لو ان کی مراد سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ تھے۔

(۳) علامہ ابن حجر مکی شافعیؒ عبداللہ ابن مبارکؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

انه كان يحدث الناس فقال: حدثني النعمان بن ثابت، فقيل له: من تعني؟ قال: ابا حنيفة مخ العلم فامسك بعضهم عن ان يكتب ذلك الاملاء

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فسکت ابن مبارك هنيهة ثم قال ايها الناس ما اسوا ادبکم واجهلکم بالائمة وما اقل معرفتكم بالعلم واهله ليس احد احق ان يقتدیٰ به من ابی حنيفة لانه كان اماما تقيًا نقيًا ورعًا عالمًا فقيها كشف العلم كشفا لم يكشفه احد ببصر و فهم وفطنة وتقي ثم حلف الا يحدثهم شهرًا.

(الخیرات الحسان ص ۸۳ مکتبه دار الهدیٰ والرشاد

ایک دن وہ لوگوں کو بیان کر رہے تھے (اور اس طرح) فرمایا (حدثني النعمان بن ثابت) حدیث بیان کی مجھے نعمان بن ثابت نے مجلس والوں میں سے کسی نے کہا کون نعمان؟ تو انہوں نے فرمایا ابوحنیفہ جو علم کا مغز ہیں تو یہ سن کر بعض نے لکھنا چھوڑ دیا تو ابن مبارکؒ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے لوگو تم ائمہ کے ساتھ کتنے بے ادب اور جاہل ہو تمہیں علم اور علماء کی پہچان نہیں کوئی شخص ابوحنیفہ سے بڑھ کر قابل اتباع نہیں کیونکہ وہ امام پرہیزگار اور متقی تھے مشتبہ چیزوں سے بچنے والے اور فقیہ تھے وہ علم (کی باریکیوں) کو ایسے کھولتے تھے کہ کسی نے بھی اپنے فہم و ذکاء سے ایسا نہیں کھولا پھر قسم اٹھائی کہ میں تمہیں ایک مہینے تک حدیث بیان نہیں کروں گا۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ عبداللہ ابن مبارکؒ تو وہ شخصیت ہیں کہ جو امام ابوحنیفہ سے فقہ حاصل کرتے ہیں اور امام صاحب کی سند سے اپنے شاگردوں کو حدیث بیان کیا کرتے تھے اور لوگوں کو ان کی رائے اور بات کو تھامنے کی ترغیب دیتے تھے اور خود اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ امام صاحب سے بڑھ کر کوئی دوسرا ائمہ میں قابل اقتدیٰ نہیں ہے تو بھلا وہ خود کیونکر امام ابوحنیفہ کو چھوڑ سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ بات کہ عبداللہ ابن مبارک نے امام صاحب کو آخری عمر میں چھوڑ دیا تھا غلط ہے اور ان کی طرف اس بات کی نسبت درست نہیں۔

اعتراض نمبر۲:

ایک آدمی نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے حدیث کے خلاف بات بیان کی ہے

نا عبد الرحمن حدثني ابی قال سمعت محمد بن كثير العبدی يقول كنت عند سفيان الثوری فذكر حديثا فقال رجل حدثني فلان بغير هذا،

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

فقال من هو؟ قال: ابو حنيفة، قال: احلتني علي غير ملیء.
(الجرح والتعديل جلد۸، ص ٤٤٩)

ترجمہ:

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں بیان کیا مجھ سے میرے والد نے وہ فرماتے ہیں سنا میں نے محمد بن کثیر عبدی کو وہ کہتے ہیں میں سفیان ثوری کے پاس تھا تو انہوں کوئی حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا کہ مجھ سے فلاں آدمی نے اس کے خلاف بیان کیا ہے تو سفیان ثوری نے فرمایا وہ کون ہے اس آدمی نے کہا ابو حنیفہ تو سفیان ثوری نے فرمایا تو نے مجھے ان کے مقابلے میں کمزور سمجھا ہے؟

جواب:

(۱) ابن ابی حاتم نے اس بات کو امام ابو حنیفہؒ پر بطور اعتراض کے نقل کیا ہے حالانکہ غور کیا جائے تو اس میں اعتراض والی کوئی بات ہے ہی نہیں کیونکہ بسا اوقات ایک مسئلہ پر دو قسم کی روایات ہوتی ہیں کسی میں ایک عمل سے منع کا ذکر ہوتا ہے اور دوسرے میں اسی عمل کے کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور کبھی اس کے برخلاف بھی ہوتا ہے یعنی کسی ایک عمل کے کرنے کی اجازت اور دوسرے میں منع ہوتا ہے اور اس کی کتب احادیث میں بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

صحیح مسلم میں روایت موجود ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

سمعت رسول الله صلى الله عليه سلم يقول الوضوء مما مست النار

(مسلم جلد ۱ ص ۱۵۷، حدیث نمبر ۷۵۷)

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو (لازم) ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ وضو کرنے کے بعد اگر آگ پر پکی ہوئی کوئی چیز بھی کھائی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اسی مسلم میں ایک دوسری روایت ہے، جو اس کے لیے ناسخ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ. (مسلم جلد ا ص ۱۵۷، حدیث نمبر ۷۹۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کھائی پھر بغیر وضو کیے نماز ادا فرمائی۔

یہ دونوں روایتیں بظاہر ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اگر چہ دوسری پہلی کے لیے ناسخ ہے لیکن کسی آدمی نے کسی محدث سے پہلی روایت سنی اور کسی نے دوسرے سے دوسری روایت سنی تو پہلے کے بارے میں یہ کہنا کہ اس نے حدیث کی مخالفت کی ہے سراسر غلط اور اصول کے خلاف ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ اس اعتراض میں بھی یہی مسئلہ ہو کہ امام ابوحنیفہؒ نے کسی مسئلہ کے متعلق ایک روایت بیان کی ہو جو ان کی رائے کے مطابق ناسخ اور راجح ہو اور اسی مسئلہ کے متعلق سفیانؒ نے دوسری روایت کی ہو جو انہوں نے اس آدمی کے سامنے بیان کر دی جس پر اس نے کہا کہ مجھے ابوحنیفہؒ نے اس کے خلاف یعنی دوسری روایت بیان کی ہے۔ لہٰذا اس سے یہ سمجھنا کہ امام ابوحنیفہؒ نے حدیث کی مخالفت کی ہے درست نہیں۔

(۲) اس روایت میں جس آدمی نے امام ابوحنیفہؒ پر مخالفت حدیث کا الزام لگایا ہے وہ مجہول ہے، پتہ ہی نہیں کہ وہ کون ہے نام کیا ہے کہاں سے تعلق ہے اور اس کی علمی حیثیت کیا ہے۔ تو ایک مجہول آدمی کی بات ایسے امام کے خلاف جو امت کا عظیم فقیہ اور ائمہ متبوعین میں سے ہو جس کی عدالت مشہور اور مسلم ہو کیسے قبول کی جا سکتی ہے؟ لہٰذا امام صاحبؒ پر اس مجہول آدمی کا الزام درست نہیں۔

(۳) آخر میں حضرت سفیان ثوریؒ کا یہ کہنا کہ تو نے مجھے امام صاحبؒ کے مقابلے میں کمزور سمجھا ہے یا تو نے ان کو مجھ پر ترجیح دی ہے تو یہ بھی کوئی جرح نہیں ہے کیونکہ سفیان ثوریؒ خود امام ابوحنیفہؒ کی فقاہت، عظمت اور عدالت کے قائل ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں

سمعت سفیان الثوری یقول کان ابو حنیفة شدید الاخذ للعلم ذابًا عن حرم اللہ ان تستحل یأخذ بما صح عندہ من الاحادیث التی کان یحملھا الثقات وبالآخرۃ من فعل رسول اللہ صلی اللہ وسلم وبما ادرک علیہ علماء

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

الكوفة ثم شنّع عليه قوم يغفر الله لنا ولهم. (الانتقاء لابن عبدالبر ص ۲٦۲)

میں نے سفیان ثوریؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام ابوحنیفہؒ علم کے حاصل کرنے میں سخت محتاط تھے اور وہ اس چیز کی شدت سے مخالفت کرتے تھے کہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال قرار دیا جائے اور وہ صرف وہی احادیث لیتے جو ثقہ راویوں سے مروی اور صحیح ہوتی تھی اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کو لیا کرتے تھے اور اس فعل کو جس پر انہوں نے علماء کوفہ کو عامل پایا ہوتا تھا مگر پھر بھی ایک قوم نے ان پر (بلاوجہ) طعن کیا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اور ان سب لوگوں کی مغفرت فرمائے۔

اس روایت سے جہاں امام سفیان ثوریؒ کی زبان سے امام ابوحنیفہؒ کا محتاط فی الحدیث ہونا معلوم ہوتا ہے وہاں ہی وہ امام ابوحنیفہؒ پر طعن و تشنیع کو گناہ سمجھتے تھے جبھی تو وہ یہ فرمارہے ہیں "**يغفر الله لنا ولهم**"۔

تاریخ بغداد میں خطیب بغدادیؒ محمد بن بشرؒ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں

كنت اختلف الى ابى حنيفة وابى سفيان فاتى ابا حنيفة فيقول لى من اين جئت؟ فاقول من عند سفيان فيقول لقد جئت عند رجل لو ان علقمة والاسود حضرا لاحتاجا الى مثله فاتى سفيان فيقول لى من اين؟ فاقول من عند ابى حنيفة. فيقول لقد جئت من عند افقه اهل الارض.

(تاريخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳٤٤)

محمد بن بشرؒ فرماتے ہیں کہ میں مختلف اوقات میں امام ابوحنیفہؒ اور امام سفیان ثوریؒ کے پاس جایا کرتا تھا جب (میں) امام ابوحنیفہؒ کے پاس جاتا تو وہ مجھ سے پوچھتے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں کہتا سفیانؒ کے پاس سے تو وہ فرماتے کہ تو ایسے شخص کے پاس سے آیا ہے کہ اگر علقمہ اور اسود بھی موجود ہوتے تو وہ ایسے شخص کے محتاج ہوتے پھر میں امام سفیان ثوریؒ کے پاس جاتا تھا تو وہ مجھ سے پوچھتے کے کہاں سے آئے ہو تو میں کہتا امام ابوحنیفہؒ کے پاس سے تو وہ مجھ سے کہتے کہ تو ایسے شخص کے پاس سے آیا ہے کہ اس سے بڑھ کر روئے زمین میں کوئی فقیہ نہیں ہے۔

ان دلائل سے معلوم کہ امام سفیان ثوریؒ امام ابوحنیفہؒ کی عظمت اور فقاہت کے قائل تھے

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

صرف فقاہت کے قائل ہی نہیں بلکہ آپ کی اتباع اور پیروی بھی کرنے والے تھے، چنانچہ حسن بن ابو مالکؒ فرماتے ہیں۔

سمعت ابا یوسف یقول: سفیان الثوری اکثر متابعة لابی حنیفة منی
(الانتقاء ص ۱۹۸)

میں نے امام ابو یوسفؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ سفیان ثوریؒ مجھ سے زیادہ امام ابو حنیفہؒ کی پیروی کیا کرتے تھے۔

قارئین کرام! ان دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ امام سفیان ثوریؒ امام ابو حنیفہؒ کے مداحین میں سے ہیں نہ کہ جارحین میں سے۔

(۴) اس قول کی سند بھی درست نہیں اس کی سند میں ایک راوی محمد بن کثیر واقع ہے جو صحیح نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۳:

یحییٰ بن سعیدؒ کا قول کہ میں نے ابو حنیفہؒ سے کچھ نہ پوچھا

نا عبد الرحمن نا صالح بن احمد (بن محمد) بن حنبل نا علی یعنی ابن المدینی قال سمعت یحیی بن سعید یقول: مر بی ابو حنیفة وانا فی سوق (الکوفة) فلم أسأله عن شیء، وکان جاری بالکوفة فما قربته ولا سألته عن شیء. (الجرح والتعدیل جلد ۸، ص ۴۴۹)

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے صالح بن احمد بن محمد بن حنبل نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے علی ابن مدینی نے وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید کو کہتے ہوئے سنا کہ (ایک مرتبہ) ابو حنیفہ میرے پاس سے گزرے اور میں کوفہ کے بازار میں تھا تو میں نے ان سے نہ کوئی بات پوچھی نہ ہی ان کے قریب ہوا۔

جواب:

اس روایت سے ابن ابی حاتمؒ نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ امام یحییٰ بن سعید القطانؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے کسی بھی قسم کا علمی و غیر علمی استفادہ نہیں کیا حالانکہ یہ بات حقائق

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

کے برخلاف ہے کیونکہ مختلف دلائل سے یہ بات واضح ہے کہ امام یحییٰ بن سعیدؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے استفادہ کیا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے اقوال کو اکثر اختیار کیا کرتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

سمعت یحییٰ بن سعید القطان یقول: لا نکذب اللہ ما سمعنا احسن من رأی ابی حنیفة ولقد اخذنا باکثر اقوالہ. (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۴۵)

میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو کہتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹ منسوب نہیں کرتے ہم نے امام ابوحنیفہؒ کی رائے سے زیادہ اچھی رائے والا نہیں سنا اور ہم ان کے اکثر اقوال کو اختیار کر لیتے ہیں۔

امام یحییٰ بن سعیدؒ امام صاحب کے اقوال سے محض استفادہ ہی نہیں بلکہ امام ابوحنیفہؒ کے اقوال پر فتویٰ بھی دیا کرتے تھے چنانچہ امام فن اسماء الرجال امام ذہبی حنبلیؒ (التوفی ۷۴۸ھ) تحریر فرماتے ہیں:

وکان یحییٰ القطان یفتی بقول ابی حنیفہ ایضاً.

(تذکرۃ الحفاظ جلد ا، ص ۲۲۴ الطبقۃ السادسہ مکتبہ رحمانیہ)

یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطانؒ بھی امام ابوحنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

بلکہ امام یحییٰ بن سعید قطانؒ خود بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ ابن حجر مکی الشافعیؒ (التوفی ۹۷۴ھ) نقل فرماتے ہیں

وقال یحییٰ بن سعید القطان: ما سمعنا احسن من رای ابی حنیفہ ومن ثم کان یذھب فی الفتوی إلی قولہ (الخیرات الحسان ص ۸۶)

یحییٰ بن سعید قطانؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ بہتر کسی کی رائے نہیں سنی اسی وجہ سے فتویٰ میں انہیں کے قول کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

قارئین کرام! ان ٹھوس حوالہ جات سے یہ بات تو ثابت ہوگئی ہے کہ امام ابن ابی حاتمؒ کا یہ اعتراض درست نہیں ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

اعتراض نمبر ۴:

ابو عبدالرحمٰن المقری نے کہا کہ ابو حنیفہؒ حدیث کو باطل کہتے تھے

نا عبد الرحمن انا ابراهيم بن يعقوب الجوزجاني فيما كتب الى عن أبى عبد الرحمن المقرئ قال: كان ابو حنيفة يحدثنا فاذا فرغ من الحديث قال: هذا الذى سمعتم كا ريح و باطل. (الجرح والتعدیل جلد ۸، ص ۴۵۰)

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے اس بارے میں کہ لکھا گیا میری طرف ابو عبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے کہ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ ہمیں حدیث بیان کرتے تھے جس وقت حدیث بیان کرنے سے فارغ ہوتے تو فرماتے یہ جو تم نے سنا ہے سارے کا سارا ریح (ہوا) اور باطل ہے۔

جواب:

اس اعتراض کے کئی جواب ہیں۔

جواب نمبر ۱:

یہ اعتراض ابو عبدالرحمٰن مقریؒ کی طرف غلط منسوب ہے کیونکہ ابو عبدالرحمٰنؒ جن کا اصل نام عبداللہ ابن یزید ہے امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد اور ان کے مداحین میں سے ہیں چنانچہ وہ خود امام ابوحنیفہؒ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۱) نعم الرجل ابو حنيفة رضي الله عنه تعلمنا منه الوضوء والصلاة.

(کشف الآثار الشریفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ جلد ۱، ص ۶۰، مکتبہ الارشاد)

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ عمدہ شخصیت کے مالک ہیں ہم نے ان سے وضو اور نماز سیکھی ہے۔

(۲) محمد بن عبدالوہاب الفراء نیشاپوریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید المقریؒ کو کہتے ہوئے سنا:

الناس رجلان: ابو حنيفه و ابن لهيعه رحمة الله عليهما، وسائرهم دست شمار. (کشف الآثار الشریفہ، جلد ۱، ص ۶۱)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

آدمی دو ہی ہیں ایک امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے ابن لھیعہؒ اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے۔

(۳) محمد بن یزیدؒ فرماتے ہیں:

قال عبدالله بن يزيد: ابو حنيفه شاه مردان رحمة الله عليه.

(کشف الآثار الشریفہ، جلد ا، ص ۶۱)

ابوحنیفہ لوگوں کے سردار ہیں اللہ کی رحمت ہو ان پر۔

(۴) علی بن حشرمؒ فرماتے ہیں۔

كان المقرئي يحلف يقول: لا احدثكم حتى تكتبوا من حديث ابي حنيفة رضى الله عنه. (کشف الآثار الشریفہ، جلد ا، ص ۶۱)

عبداللہ بن یزید المقریؒ نے قسم اٹھائی اور فرمایا کہ میں تمہیں (اس وقت تک) حدیث بیان نہیں کروں گا جب تک تم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی (سند سے) حدیث نہیں لکھتے (یعنی ابوحنیفہؒ کی سند سے حدیث لکھو گے تو میں حدیث بیان کروں گا)

(۵) محمد بن عبدالوہابؒ فرماتے ہیں:

كنا عند المقرئي قال: حدثنا ابو حنيفة فقال بعضهم لا نريد فقال: دعوه. حدثنا النعمان بن ثابت فجعلوا يكتبونه، فقال المقرئي (اموت غير احياء) قال: قوم لا يعرفون اسم ابي حنيفة ولا يعرفون فضله ولا تقدمه يقولون لا نريد لله علي الا احدثكم شهرًا. (کشف الآثار الشریفہ، جلد ا، ص ۶۱)

ہم عبداللہ بن یزید المقریؒ کے پاس موجود تھے تو عبداللہ بن یزیدؒ نے فرمایا "حدثنا ابو حنیفه" (کہ بیان کیا ہم سے ابوحنیفہؒ نے) تو ان کے شاگردوں میں سے بعض نے کہا ہم نہیں ارادہ کرتے (یعنی ہم اس سند سے حدیث نہیں لکھتے) تو عبداللہ بن یزیدؒ نے فرمایا تو اس (نام) کو چھوڑ دو اور پھر اس طرح فرمایا "حدثنا النعمان بن ثابت" (کہ بیان کیا ہم سے نعمان بن ثابتؒ نے) تو شاگردوں نے اس سند کو لکھا تو عبداللہ بن یزید نے فرمایا کچھ لوگ ابوحنیفہؒ کے نام کو نہیں جانتے اور نہ ہی ان کی فضیلت و مقام سے واقف ہیں اور وہ (اس وجہ سے) کہتے ہیں "لا نرید" اللہ کی قسم میں تمہیں ایک مہینے تک حدیث بیان نہیں کروں گا۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

(۶) محمد بن یزید نیشاپوریؒ فرماتے ہیں:

سمعت عبد الله بن يزيد المقرئ: ما رأيت اسود رأس افقه من ابی حنيفة رضی الله عنه (کشف الآثار الشریفہ، جلد ۱، ص ۶۱)

میں نے عبداللہ بن یزید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کوئی نوجوان ابوحنیفہؒ سے بڑھ کر فقیہ نہیں دیکھا۔

(۷) بشر بن موسیٰؒ فرماتے ہیں:

و كان اذا حدثنا عن ابی حنيفة قال: حدثنا شاهنشاه.

(تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۴۴)

ابوعبدالرحمٰن المقریؒ جب ہمیں امام ابوحنیفہؒ کی سند سے حدیث بیان کرتے تو فرماتے "حدثنا شاهنشاه" کہ ہم سے شاہنشاہ نے حدیث بیان کی۔

(۸) احمد بن زہیرؒ فرماتے ہیں:

سمعت ابن يزيد المقری قال: كان ابو حنيفة ابا العلماء.

(کشف الآثار الشریفہ، جلد ۱، ص ۶۱)

میں نے عبداللہ بن یزید کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام ابوحنیفہ ابوالعلماء (علماء کے روحانی باپ) ہیں۔

جواب نمبر ۲:

اس اعتراض کی سند مجہول ہے کیونکہ سند میں ہے کہ یعقوب جوزجانیؒ کہتے ہیں میری طرف ابوعبدالرحمٰن المقریؒ کے حوالے سے یہ بات لکھی گئی حالانکہ لکھنے والے کا نام معلوم نہیں ہے کہ وہ کون ہے اس کی شخصیت کیسی ہے اس کا علمی مقام کیا ہے لہٰذا اس مجہول شخص کی جہ سے ایسے امام پر جو امام اعظم اور فقیہ اعظم ہے بلکہ ائمہ متبوعین میں سے ہیں اعتراض اقابل قبول ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کی عدالت عندالمحدثین مسلّم ہے تفصیل کے لیے دیکھیے تهذيب الكمال للمزی جلد ۲۹، ص ۴۱۷۔

جواب نمبر ۳:

ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقریؒ کے متعلق ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

سئل ابی عن عبد الله بن یزید مولی الاسود بن سفیان فقال: ثقة لا بأس به قیل له: حجة؟ قال: اذا روی عنه یحیی بن کثیر و مالك بن انس و اسامه بن زید فهو حجة

(الجرح و التعدیل جلد ۵ ص ۱۹۸، مکتبه دار احیاء التراث العربی، تهذیب التهذیب جلد ۳ ص ۷۱۰، مکتبه دار الکتب العلمیه)

میرے والد سے عبداللہ بن یزید المقری کے متعلق پوچھا گیا تو میرے والد نے کہا کہ وہ ثقہ ہے ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر کہا گیا کہ کیا وہ حجت (بھی) ہے تو انہوں نے فرمایا کہ جب اس سے یحییٰ بن کثیرؒ، مالک بن انسؒ اور اسامہ بن یزیدؒ روایت کریں تو حجت ہے۔

جبکہ مذکورہ سند میں ان تینوں اماموں میں سے کسی ایک نے بھی روایت نہیں کیا لہٰذا ثابت ہوا کہ ابو حاتمؒ کے فرمان کے مطابق مقری ثقہ راوی ہونے کے باوجود اس سند میں حجت نہیں۔

قارئین کرام! ان دلائل سے یہ بات آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ابن ابی حاتمؒ کا عبداللہ بن یزید المقریؒ کی سند سے یہ اعتراض درست نہیں ہے۔ اور قابل غور بات یہ ہے جو شخص امام ابو حنیفہ کو رضی اللہ عنہ کہے، انہیں سب سے بڑا فقیہ مانے، انہیں حدیث اور روایت کا شہنشاہ اور ابو العلماء کہے تو وہ کیسے امام ابو حنیفہؒ پر اعتراض کر سکتا ہے؟ لہٰذا ابو عبدالرحمٰن المقریؒ کی طرف منسوب یہ اعتراض نا قابل اعتبار ہے۔

اور اسی طرح اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ابن ابی حاتمؒ کا مغالطہ ہے:

ابن ابی حاتمؒ کا مغالطہ:

کتاب الجرح والتعدیل میں امام مقریؒ کے ترجمہ میں امام مقری کا ایک ایسا بیان درج کیا ہے جو نہ صرف امام مقریؒ کی شان جلالت کے خلاف ہے بلکہ تاریخی طور پر ثابت بھی نہیں ہے۔ لکھتے ہیں کہ ابو عبدالرحمٰن مقریؒ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو حنیفہؒ حدیثیں بیان کرتے تھے اور جب احادیث کے بیان سے فارغ ہو جاتے تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یوں فرماتے هذا الذی سمعتم کله ریح و باطل. یعنی تم نے مجھ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو

ارشادات سنے ہیں وہ ہوائی اور باطل ہیں۔ بیان کی رکاکت کی بتارہی ہے کہ ذہنوں نے امام اعظمؒ کی شان محدثانہ سے مرعوب ہو کر یہ افسانہ تراشا ہے۔ امام اعظم تو امام اعظم ہیں ایک فاسق سے فاسق تر مسلمان کی زبان پر بھی ارشادات نبوت بتا کر یہ کلمات نہیں آتے۔ آیئے ذرا تاریخی طور پر بھی اس کا تجزیہ کر لیجیے اور دیکھئے کہ اس کی روایتی پوزیشن کیا ہے۔

ابن ابی حاتمؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم الجوزجانیؒ نے ایک خط میں امام ابوعبدالرحمٰنؒ کا یہ بیان لکھا ہے

کیا ابراہیم الجوزجانی نے خود یہ بیان امام مقریؒ سے سنا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے یعنی ان کو کسی نے بتایا ہے۔ یہ بتانے والا کون ہے؟ جوزجانی نے اس کا نام نہیں بتایا۔ سند کا یہ انقطاع ہی زبان حال سے بول رہا ہے کہ کسی نے نہیں بتایا ہے بلکہ یاروں کا بنایا ہوا افسانہ ہے؟ آپ پوچھ سکتے ہیں کہ اس کا مصنف کون ہے؟ آپ مانیں یا نہ مانیں یہ خود ابراہیم جوزجانی کے ہاتھوں کی صفائی ہے۔ کیونکہ اسماعیل بن ابان کہتے ہیں کہ جوزجانی حق سے منحرف اور روگردان تھے اور ناصبی مذہب رکھتے تھے۔ (میزان الاعتدال)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ امام حبان فرماتے ہیں کہ جوزجانی حروری تھے یعنی حضرت علیؓ کے مخالف تھے۔ حافظ صاحبؒ نے یہی تہذیب میں واقعہ لکھا ہے کہ ان کے دروازے پر ایک بار محدثین کا مجمع تھا۔ جوزجانی کی کنیز چوزہ باہر لے کر آئی کہ اسے کوئی ذبح کر دے مگر آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ان کے تمام شاگردوں میں کسی کو اسلامی زندگی برتنے کا اتنا بھی سلیقہ نہ تھا کہ کوئی چوزہ ہی ذبح کر دے۔ کنیز نے جوزجانی کو صورت حال سے آگاہ کیا تو بولے واہ آج جوزہ کو ذبح کرنے والا کوئی نہیں ایک وقت وہ تھا کہ علی مرتضیٰؓ صرف چاشت کے وقت میں بیس ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو ذبح کر دیتے تھے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (تہذیب التہذیب جلد ا، ص ۱۸۲)

اما الجوزجانی فلا عبرة بحطه علی الکوفیین

اور صرف تہذیب میں نہیں بلکہ لسان المیزان میں اس موضوع پر ایک فصل قائم کی ہے اور یہ بات کھول کر بتائی ہے کہ کوفہ والوں کے بارے میں جوزجانی کے جارحانہ اقدامات ناقابل برداشت ہیں۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

الحاذق اذا تامل ثلب ابی اسحاق الجوزجانی رای العجب و ذالك لشدة الخرافة فی النصب

اور یہ بھی لکھا ہے کہ کون ہے جس کے دامان تقدیس پر جوزجانی کے لگائے ہوئے دھبے نہیں ہیں۔ امام اعمش، امام ابونعیم اور عبید اللہ بن موسیٰ بات کو مختصر کر کے فرماتے ہیں کہ اس کی چیرہ دستیوں سے اساطین حدیث اور ارکان روایت نالاں ہیں۔
(لسان المیزان جلد ا،ص ۱۶۱)

اس بنا پر اگر جوزجانی نے امام اعظمؒ کے خلاف یہ بے پر کی اڑائی ہے تو حیرت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں حافظ عسقلانیؒ سے ایک قدم آگے بڑھا کر کہتا ہوں کہ آپ اس شخص کی زبان قلم سے دامان امامت کی حفاظت چاہتے ہیں جس کی زبان دہن سے دامان خلافت محفوظ نہیں ہے۔ فانا للہ والی المشتکی حیرت جوجانی پر نہیں بلکہ ان کی سادہ لوحی پر ہے جو جانتے بوجھتے اس قسم کی من گھرٹ کہانیوں کو بلا تنقید نقل کر جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں سے ابو حنیفہؒ کے فضل اور علم کو دیکھا نہیں گیا ہے۔ سینوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی۔ جب کتابیں خورد برد کرنے کی سازش میں ناکامی ہوئی تو اس راہ سے دل کی بھڑاس نکالنے میں لگ گئے۔ عبد اللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ لوگ امام اعظمؒ کے متعلق صرف از راہ حسد چہ مگوئیاں کرتے ہیں'' حافظ ابن ابی داؤد محدث کہتے ہیں کہ امام اعظمؒ کے بارے میں چہ مگوئیاں کرنے والے دو ہی قسم کے ہیں۔ حاسد اور ناواقف۔ میرے نزدیک ناواقف دونوں میں غنیمت ہے۔ (امام اعظم اور علم الحدیث ص ۶۹ ۷ مکتبہ الحسن لاہور)

اعتراض نمبر ۵:

محمد بن جابر یمامی نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے مجھ سے حمادؒ کی کتابیں چوری کی ہیں

نا عبد الرحمن انا ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی فیما کتب الی (قال) حدثنی اسحاق بن راهویه قال سمعت جریرا یقول قال محمد بن جابر الیمامی: سرق ابو حنیفة کتب حماد منی. (الجرح والتعدیل جلد ۸،ص ۴۵۰)

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں خبر دی ہم کو ابراہیم بن جوزجانی نے کہ وہ فرماتے ہیں لکھا گیا

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

میری طرف کہ بیان کیا مجھ سے اسحاق بن راھویہ نے وہ فرماتے ہیں۔ میں نے جریر کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن جابر یمامی نے کہا کہ ابوحنیفہ نے مجھ سے حماد کی کتابیں چوری کی ہیں۔

جواب:

اس روایت میں محمد بن جابر کی طرف سے امام ابوحنیفہؒ پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہؒ پر یہ اعتراض درست نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسا کرنا امام ابوحنیفہؒ کے شایان شان ہی نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کی للّٰھیت، عظمت مقام و مرتبہ اور ان کا تقویٰ اور ورع اس قدر مشہور ہے کہ ان سے ایسا کام سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم یہاں پر امام ابوحنیفہؒ کے تقویٰ، امانت، ورع اور پرہیزگاری کے حوالے سے چند اقوال نقل کرتے ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ امام ابوحنیفہؒ پر یہ اعتراض محض افسانہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کی شخصیت اس اعتراض سے بالاتر ہے۔

(۱) امام وکیع بن جراح امام ابوحنیفہ کی امانت داری اور بزرگی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کان واللہ عظیم الامانۃ وکان اللہ تعالٰی فی قلبہ جلیلاً کبیرًا وکان یؤثر رضا اللہ تبارک و تعالٰی علی کل شیئی، ولو اخذتہ السیوف فی اللہ تعالٰی لاحتمل رحمہ اللہ ورضی عنہ ربہ رضا الابرار فلقد کان منھم.

(تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۵۶، الخیرات الحسان ص ۹۶)

امام ابوحنیفہؒ بڑے امانت دار تھے اور ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور بزرگی تھی اور وہ اللہ کی رضا کو تمام چیزوں پر ترجیح دیتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ان پر تلوار چلتی تو اس کو سہ لیتے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان سے راضی ہو جیسا راضی ہوا ابرار (صالحین) سے اور امام صاحب ابرار (صالحین) میں سے تھے۔

(۲) امام یحییٰ بن سعید القطانؒ فرماتے ہیں:

جالسنا واللہ ابا حنیفۃ وسمعنا منہ وکنت واللہ اذا نظرت الیہ عرفت فی وجھہ انہ یتقی اللہ عز و جل. (تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۵۱، الخیرات الحسان ص ۹۶)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ہم امام ابوحنیفہؒ کی مجلس میں بیٹھے اوران سے (حدیث) سنتے تھے اور اللہ کی قسم جب میں نے ان کے چہرے کی طرف دیکھا تو سمجھ گیا کہ وہ متقی ہیں۔

(۳) امام عبداللہ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں:

قدمت الكوفة فسألت عن اورع اهلها فقالوا ابو حنيفة.

(تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۵۶)

میں کوفہ آیا اور میں نے کوفہ والوں سے پوچھا کہ یہاں سب سے زیادہ پرہیزگار کون ہے تو ان سے سب نے کہا ابوحنیفہؒ۔

(۴) امام سلیمانؒ فرماتے ہیں:

سمعت مكي بن ابراهيم يقول: جالست الكوفين، فما رأيت اورع عن ابي حنيفة. (تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۵۶)

میں نے مکی بن ابراہیمؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں کوفہ والوں کے پاس بیٹھا تو میں نے (ان میں) امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ پرہیزگار نہیں دیکھا۔

(۵) امام حسن بن صالحؒ فرماتے ہیں:

كان شديد الورع هائبًا للحرام تاركًا لكثير من الحلال مخافة الشبهة، ما رأيت فقيهًا اشد منه صيانة لنفسه ولعلمه وكان جهازه كله الى قبره.

(الخیرات الحسان ص ۱۰۴)

امام ابوحنیفہؒ بہت زیادہ پرہیزگار تھے حرام سے ڈرنے والے تھے بہت سی حلال چیزوں کو صرف شبہ کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے میں نے کسی فقیہ کو آپ سے زیادہ اپنی جان اور علم کو بچانے والا نہیں دیکھا اور وفات تک اسی کوشش کے ساتھ زندگی بسر کی۔

(۶) امام یزید بن ہارونؒ فرماتے ہیں:

كتبت عن الف شيخ حملت عنهم العلم فما رأيت فيهم اشد ورعاً ولا احفظ لساناً منه. (الخیرات الحسان ص ۱۰۴)

میں نے ایک ہزار استادوں سے علم حاصل کیا اور لکھا لیکن ان میں کسی ایک کو بھی

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

پرہیزگاری اور زبان کی حفاظت میں امام ابو حنیفہؒ سے بڑھ کرنا دیکھا (یعنی امام صاحب پرہیزگاری اور حفظ لسان میں سب سے بڑھ کر تھے)

(۷) امام حسن بن زیادؒ امام ابو حنیفہؒ کی امانت داری اور پرہیزگاری کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارسل لشريكه متاعًا فيه ثوب معيب يبيعه ويبين مافيه من العيب فباعه ولم يبين نسيانًا وجهل المشترى فلما علم ابو حنيفة تصدق بثمن المتاع كله وكان ثلاثين الف درهم و فاصل شريكه. (الخیرات الحسان ص ۱۰۵)

امام ابو حنیفہؒ نے اپنے شریک کے پاس (تجارت کا) مال بھیجا جس میں ایک کپڑا عیب دار تھا اور فرمایا کہ اس کو بیچے تو اس میں موجود عیب کو (خریدار کے سامنے) بیان کرے لیکن شریک نے بیچ دیا اور عیب کو بھول سے بیان نہیں کیا اور خریدار بھی یاد نہ رہا جب امام ابو حنیفہؒ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ساری قیمت صدقہ کردی جو تیس ہزار درہم تھی اور آپ اپنے شریک سے جدا ہو گئے۔

(۸) وکیع بن جراحؒ فرماتے ہیں:

وجاء ته امرأة بثوب خزّ تبيعه له بمئة فقال هو خير من مئة بكم تقولين؟ فزادت مئة مئة حتى قالت اربع مئة قال: هو خير لكم من ذلك قالت تهزأ بي؟ قال هاتي رجلا فجاء ت برجل فاشتراه بخمس مئة درهم

(الخیرات الحسان ص ۱۰۶)

امام ابو حنیفہؒ کے پاس ایک عورت ریشمی کپڑا لے کر آئی جسے وہ سو میں فروخت کرتی تھی تو امام صاحبؒ نے فرمایا اس کی قیمت سو سے زیادہ ہے، آپ کیا قیمت لیں گی تو اس نے ایک ایک سو زیادہ کیا یہاں تک کہ اس (خاتون) نے چار سو کہا تو امام صاحبؒ نے فرمایا اس سے بھی زیادہ کا ہے تو اس خاتون نے کہا کہ آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ کسی مرد کو بلا لاؤ تو وہ خاتون کسی مرد کو لے آئی تو امام صاحبؒ نے اس کپڑے کو پانچ سو درہم میں خریدا۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

(۹)اسی طرح امام وکیع بن جراحؒ ایک اور واقعہ نقل فرماتے ہیں:

اختلطت غنم الكوفة بغنم مغصوبه فسال كم تعيش الغنم؟ قالوا سبع سنين، فترك اكل اللحم سبع سنين ورأى حينها بعض الجند اكل لحما ورمى فضلته في نهر الكوفة، فسأل عن عمر السمك فقيل لها وكذا وكذا فامتنع من اكل السمك تلك المدة. (الخیرات الحسان ص۱۰۶)

ایک مرتبہ کوفہ کی بکریوں میں غصب شدہ بکری شامل ہوگئی تو آپؒ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ بکری کتنے دن زندہ رہتی ہے۔لوگوں نے کہا کہ سات سال تک تو آپؒ نے سات سال تک بکری کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔اسی زمانہ میں بعض فوجیوں کو دیکھا کہ گوشت کھا کر اس کا بچا ہوا کوفہ کے نہر میں ڈال دیا تو آپؒ نے لوگوں سے مچھلی کی عمر دریافت فرمائی لوگوں نے کہا اتنے اتنے سال تو آپؒ نے اتنے سال مچھلی کھانا چھوڑ دیا۔

(۱۰)امام ابن حجر مکی الشافعیؒ (التوفی ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

وقال بعض ائمة اصحابنا السادة الشافعيه الاستاذ ابو القاسم القشيرى فى باب التقوى من رسالته التى هى اعظم كتب السادة الصوفية قدس الله ارواحهم كان ابو حنيفة لا يجلس فى ظل شجرة غريمه، ويقول كل قرض جرّ منفعة فهو ربا. (الخیرات الحسان ص۱۰۶)

ہمارے بعض ائمہ شافعیہ یعنی استاذ ابوالقاسم قشیری نے اپنے رسالہ کے "باب التقوی" میں فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ اپنے قرض دار کے درخت کے نیچے سایہ میں (بھی) نہیں بیٹھتے تھے اور فرماتے تھے ہر وہ قرض جس سے نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ امانت دار، متقی، پرہیزگار اور حرام سے انتہا درجے کی احتیاط کرنے والے تھے لہٰذا ان پر کتابیں چوری کا الزام غلط اور بے بنیاد ہے۔

جواب نمبر۲:

محمد بن جابر یمامی متکلم فیہ راوی ہے جمہور محدثین محمد بن جابر پر اعتماد نہیں کرتے چنانچہ امیر المومنین فی الحدیث امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

لیس بالقوی یتکلمون فیه روی مناکیر (تہذیب الکمال جلد ۲۴ ص ۵۶۷)

محمد بن جابر (حدیث میں) قوی نہیں ہے محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور وہ منکر روایات بیان کرتا تھا۔

محمد بن جابر یمامی کے متعلق، امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں "لیـــس بشـئ" اور امام نسائیؒ فرماتے ہیں "ضعیف" کہ محمد بن جابر ضعیف راوی ہے (تہذیب الکمال جلد ۲۴ ص ۵۶۸)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

لا یحدث عنه الا شر منه (تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۵۱۳)

محمد بن جابر سے وہی شخص روایت بیان کرے گا جو اس سے بھی زیادہ شریر ہوگا۔

لہٰذا ایسے متکلم فیہ راوی کی کسی بات پر اعتماد کر کے امام ابوحنیفہؒ جیسی شخصیت پر جرح کرنا جن کی امامت، امانت، تقویٰ اور عدالت عند الفقہاء والمحدثین مسلم ہے، درست نہیں ہے۔

جواب نمبر ۳:

یہ سند منقطع ہے اس سند میں بھی ابراہیم بن الجوزجانی ہے جنہوں نے اسحاق بن راہویہ سے خود نہیں سنا بلکہ کہتے ہیں کہ کسی نے مجھے لکھ بھیجا یعنی انہیں کسی نے خبر دی یہ خبر دینے والا کون تھا اس کا نام نہیں بتایا، اس کی علمی حیثیت کیا ہے کچھ معلوم نہیں لہٰذا اس مجہول راوی کی وجہ سے امام اعظمؒ پر اعتراض کرنا درست نہیں اور خود ابراہیم الجوزجانی کی شخصیت کیسی تھی اس کی مکمل تفصیل اعتراض نمبر ۴ میں گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر ۴:

اگر بالفرض یہ روایت درست بھی ہو تو امام ابوحنیفہؒ پر پھر بھی اعتراض نا قابل اعتبار ہے کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ محمد بن جابر جیسے لوگوں کا اعتراض اثر انداز نہیں ہوتا اگر ہر کسی کا اعتراض درست مان لیا جائے تو پھر کوئی محدث بھی جرح سے محفوظ نہیں رہتا کیونکہ ہر کسی پر کوئی نہ کوئی جرح موجود ہے بطور مثال کہ ایسی جرح تو امام بخاری پر بھی موجود ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی الشافعیؒ نقل فرماتے ہیں۔

قال مسلمة: والف علی بن المدینی کتاب العلل وکان ضنیًا به فغاب یومًا فی بعض ضیاعه فجاء البخاری الی بعض بنیه وراغبه بالمال علی ان

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

یری الکتاب یوما واحدا فاعطاء ولہ فرفعه الی النساخ فکتبوا له ورده الیه فلما حضر علی تکلم بشیئی فاجا به البخاری بنص کلامه مرارا ففهم القضیة واغتنم لذلك فلم یزل مغمومًا حتی مات بعد یسیرًا واستغنی البخاری عنه بذلك الکتاب. (تہذیب التہذیب جلد۵ص۴۸۱)

مسلمہؒ فرماتے ہیں کہ امام علی بن مدینیؒ نے کتاب العلل تالیف فرمائی اور اس کے متعلق فکرمند رہتے تھے وہ اس کو چھپا کر رکھتے تھے ایک دن بعض (کام کے) نقصان کی وجہ سے کہیں چلے گئے تو امام بخاریؒ ان کے کسی بیٹے کے پاس آئے اور اسے مال کا لالچ دیا کہ وہ ایک دن کے لئے انہیں کتاب (العلل) دیکھائے تو اس نے امام بخاریؒ کو کتاب دے دی تو امام بخاریؒ نے وہ کتاب کاتبوں کو دی تو انہوں نے امام بخاریؒ کے لئے کتاب لکھی اور امام بخاریؒ نے کتاب لوٹا دی جب علی بن مدینیؒ واپس لوٹے اور (اپنے شاگردوں سے) انہوں کسی مسئلے پر کلام کیا تو امام بخاریؒ نے ان کی کتاب سے کئی مرتبہ جواب دیا تو علی بن مدینیؒ معاملے کو سمجھ گئے انہیں اس وجہ سے غم لاحق ہو گیا پس وہ ہمیشہ مغموم رہے اور کچھ دنوں بعد ان کی وفات ہو گئی۔

قارئین کرام! کیا اس جرح کی وجہ سے امام بخاریؒ کو بھی مجروح تسلیم کیا جائے؟ اس بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ ہم اس واقعہ کو بھی تسلیم نہیں کرتے اور امام ابوحنیفہؒ کے متعلق نقل کردہ واقعہ کو بھی نہیں مانتے وجہ صرف ان حضرات کی عدالت کا امت مسلمہ میں مسلم ہونا ہے اور واقعہ ان حضرات کے مقام ومرتبہ کے برخلاف ہے۔

لہٰذا ابن ابی حاتمؒ کی نقل کردہ جرح درست نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۶:

امام ابوحنیفہؒ نے محمد بن جابر سے ایک کتاب اخذ کی

نا عبد الرحمن نا احمد بن منصور المروزی قال سمعت سلمة بن سلیمان قال قال عبد الله یعنی ابن المبارك ان اصحابی لیلوموننی فی الروایة عن ابی حنیفة، وذلك انه اخذ کتاب محمد بن جابر عن حماد بن ابی سلیمان فروی عن حماد و لم یسمعه منه. (الجرح والتعدیل جلد۸،ص۴۵۰)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے احمد بن منصور المروزی نے اور فرماتے ہیں میں نے سلمہ بن سلیمان کو کہتے ہوئے سنا کہ عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا میرے دوست مجھے امام ابوحنیفہؒ کی (سند سے) روایت (لینے) میں ملامت کرتے ہیں اس وجہ سے کہ امام ابوحنیفہؒ نے محمد بن جابر کی کتاب لی ہے محمد بن جابر حماد بن ابی سلمان سے روایت کرتا ہے حالانکہ محمد بن جابر نے حماد سے سماع نہیں کیا۔

جواب:

اس اعتراض کی بنیاد اس بات پر ہے کہ محمد بن جابر نے حماد سے سماع نہیں کیا حالانکہ یہ درست نہیں ہے بلکہ اسماء الرجال کی معتبر کتاب تہذیب الکمال جس کے مصنف امام جمال الدین مزی الشافعیؒ ہیں، امام مزی نے اپنی اس کتاب میں محمد بن جابر یمامی کے اساتذہ میں امام حماد بن ابی سلمانؒ کا ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے تہذیب الکمال جلد ۲۴، ص ۵۶۵، مکتبہ موسسۃ الرسالۃ)

لہٰذا جب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ محمد بن جابر نے امام حماد بن ابی سلیمانؒ سے سماع کیا ہے تو اب امام ابوحنیفہؒ پر اعتراض درست نہیں کیونکہ جس وجہ سے اعتراض کیا گیا تھا اب وہ وجہ ہی نہ رہی لہٰذا ثابت ہوا کہ عبداللہ ابن مبارکؒ کا امام ابوحنیفہؒ سے روایت لینا درست ہے۔

بلکہ عبداللہ بن مبارکؒ نے اپنی کتابوں میں امام ابوحنیفہؒ سے خود اپنی سند سے بھی روایت لی ہے۔

اعتراض نمبر ۷:

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ کی رائے مذموم ہے

نا عبد الرحمن نا محمد بن حمویه بن الحسن قال سمعت الحسين بن الحسن المروزی يقول ذكر ابو حنيفة عند احمد بن حنبل فقال: رايه مذموم و بدنه لا يذكر. (الجرح والتعدیل جلد ۸، ص ۴۵۰)

ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے محمد بن حمویہ بن حسن نے وہ فرماتے ہیں سنا میں نے حسین بن حسن المروزی سے وہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل کے پاس کا ابوحنیفہؒ کا

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ذکر کیا گیا تو احمد بن حنبل نے فرمایا ابوحنیفہؒ کی رائے مذموم (بری) ہے، اور وہ قابل ذکر شخصیت نہیں ہیں۔

جواب:

اس اعتراض میں امام احمد بن حنبلؒ کی طرف دو باتیں منسوب ہیں ایک یہ کہ انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کی رائے کو برا کہا اور دوسرا یہ کہ انہوں نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ قابل ذکر شخصیت نہیں ہیں حالانکہ یہ دونوں باتیں درست نہیں ہے اور امام احمد بن حنبل کی طرف غلط منسوب ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ خود امام ابوحنیفہؒ کی مدح فرماتے ہیں اور ان کا ذکر احسن الفاظ میں کرتے ہیں بلکہ وہ تو امام ابوحنیفہؒ کے لئے دعائیہ کلمات بھی فرماتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ابن حجر مکیؒ رقم فرماتے ہیں:

وقال احمد بن حنبل فی حقہ: انہ من العلم والورع والزھد وایثار الآخرۃ بمحل لا یدرکہ احد ولقد ضرب بالسیاط لیلی القضاء للمنصور فلم یفعل فرحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ورضوانہ. (الخیرات الحسان ص ۸۵)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ علم، ورع، زہد اور ایثار آخرت کے اعتبار سے ایسے مقام پر فائز ہیں کہ ان کو کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا منصور نے آپؒ کو قاضی بنانا چاہا بس آپؒ نے (اس عہدہ سے) انکار کیا تو اس نے آپؒ کو کوڑوں سے مارا پس اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان سے راضی ہو۔

(۲) امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے امام ابوحنیفہؒ کا ذکر کیا گیا تو امام احمد بن حنبلؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں فرمایا:

یرحمہ اللہ ان کان لورعا ضرب علی القضاء احدی وعشرین سوطا

(کشف الآثار الشریفہ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ جلد۲، ص ۳۷، مکتبۃ الارشاد)

اللہ ان پر رحم کرے اگر ان میں تقویٰ، پرہیزگاری نہ ہوتی تو عہدہ قضاء قبول نہ کرنے پر ان کو اکیس کوڑے نہ مارے جاتے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

بلکہ امام احمد بن حنبلؒ کو امام ابوحنیفہؒ سے اتنی عقیدت تھی کہ وہ امام ابوحنیفہؒ کو یاد کر کے رویا کرتے تھے۔

چنانچہ اسماعیل بن سالمؒ فرماتے ہیں:

وكان احمد بن حنبل اذا ذكر ذلك بكى و ترحم على ابى حنيفة و ذلك بعد ان ضرب احمد. (تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۲۸)

امام احمد بن حنبلؒ جب امام ابوحنیفہؒ کو یاد کرتے تو وہ رو دیتے اور (ان کی سزا کو یاد کر کے) ان کے لیے رحمت کی دعا فرماتے کیونکہ ان کے بعد میں انہیں بھی سزا کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ امام ابوحنیفہؒ کی فقہ کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اسی وجہ سے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کی شاگردی اختیار کی اور بالخصوص امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد خاص اور امام ابوحنیفہؒ کے فقہ اور رائے کے حامل امام قاضی ابو یوسفؒ کی شاگردی اختیار فرمائی۔

چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ خود اقرار فرماتے ہیں:

اول من كتب عنه الحديث ابو يوسف.

(مناقب امام احمد بن جنبل للجوزی ص ۲۶ مکتبہ حجر)

میں نے حدیث کا پہلا سبق امام ابو یوسفؒ سے لیا تھا۔

امام ذہبیؒ نے بھی، امام قاضی ابو یوسفؒ کے شاگردوں میں امام احمد بن حنبلؒ کا ذکر کیا ہے

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۱، ص ۲۱۴ مکتبہ رحمانیہ)

اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام عبدالرزاق ابن ہمام سے بھی حدیث کا علم حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ جمال الدین المزی (المتوفی ۷۴۲ھ) نے امام احمد بن حنبلؒ کے اساتذہ میں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام عبدالرزاق ابن ہمام (صاحب مصنف عبدالرزاق) کا بھی ذکر کیا ہے۔ (تہذیب الکمال جلد ۱، ص ۴۳۸ مکتبہ مؤسسہ الرسالہ)

اور امام مزیؒ نے امام عبدالرزاق ابن ہمام کے ترجمہ میں امام احمد بن حنبل کو امام عبد الرزاق کے شاگردوں میں ذکر کیا ہے۔ (تہذیب الکمال جلد ۱۸، ص ۵۴)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

قارئین کرام! ان دلائل سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوئی کہ ابن ابی حاتمؒ کی امام احمد بن حنبلؒ کے حوالے سے نقل کردہ بات درست نہیں ہے کیونکہ امام احمد بن حنبلؒ امام ابوحنیفہؒ سے عقیدت و محبت فرمایا کرتے تھے حتی کہ ان کی یاد میں آنسو بہاتے اور ان کے حق میں دعا فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۸:

امام ابوحنیفہؒ حدیث کے معاملے میں مسکین تھے

حدثنا عبد الرحمن ثنا حجاج بن حمزة قال نا عبدان ابن عثمان قال سمعت ابن المبارك يقول: كان ابو حنيفة مسكينا في الحديث

(الجرح والتعدیل جلد ۸، ص ۴۵۰)

ابن حاتمؒ ابی حاتمؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے حجاج بن حمزہ نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے عبدان ابن عثمان نے وہ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ ابن مبارکؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ ابوحنیفہؒ حدیث میں مسکین تھے۔

جواب:

اس اعتراض کو نقل کرکے یہ تاثر دینا مقصود ہے کہ امام ابوحنیفہ قلیل الحدیث تھے حالانکہ امام ابوحنیفہؒ پر یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہؒ محض فقیہ اعظم نہیں بلکہ محدث اعظم بھی تھے، اور دیگر محدثین کرام نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

(۱) چنانچہ علامہ ابن عبدالبر المالکی نقل فرماتے ہیں:

روى حماد بن زيد عن ابى حنيفة احاديث كثيرة (الانتقاء ص ۲۰۱)

حماد بن زید نے امام ابوحنیفہؒ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

(۲) حافظ ابن عبداللہ امام وکیع بن جراحؒ کے تذکرہ میں فرماتے ہیں:

وكان يحفظ حديثه كله وكان قد سمع من ابى حنيفة حديثاً كثيراً

(جامع بیان العلم جلد ۲، ص ۱۴۹، بحوالہ مقام ابی حنیفہؒ ص ۱۱۰)

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

امام وکیع بن جراحؒ کو امام ابوحنیفہؒ کی سب حدیثیں یاد تھیں اور انہوں نے ابوحنیفہؒ سے بہت سی احادیث سنی تھیں۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ محدث تھے۔ اگر امام ابوحنیفہؒ محدث نہیں تھے تو ان روایات میں "احادیث کثیرۃ، حدیثا کثیرا" کا کیا مطلب ہوگا؟ جب وہ قلیل الحدیث، مسکین فی الحدیث تھے اور ان کے پاس زیادہ احادیث نہ تھیں تو حماد بن زیدؒ اور وکیع بن جراحؒ نے ان سے روایات کثیرہ اور احادیث کثیرہ کس طرح لیں؟

امام ابوحنیفہؒ کی احادیث میں مہارت اور تبحر کا اندازہ اس سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ اور امام بخاریؒ کے استاذ فی الحدیث شیخ الاسلام حافظ ابوعبدالرحمن عبداللہ بن یزید المقریؒ جب امام ابوحنیفہؒ سے کوئی حدیث روایت کرتے تو اس لفظ کے ساتھ روایت فرماتے جسے ان کے شاگرد بشر بن موسیٰؒ نقل فرماتے ہیں

کان اذا حدثنا عن ابی حنیفة قال: حدثنا شاھنشاہ.

(تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۴۴)

ابوعبدالرحمن المقریؒ جب ہمیں امام ابوحنیفہؒ کی سند سے احادیث بیان کرتے تو فرماتے "**حدثنا شاھنشاہ**" ہمیں (علم حدیث کے) شاہنشاہ نے حدیث بیان کی۔

ناظرین کرام! اندازہ فرمایئے ایک محدث کامل امام صاحبؒ کو حدیث کا بادشاہ ہی نہیں بلکہ شاہنشاہ فرما رہے ہیں جس سے امام ابوحنیفہؒ کا حدیث میں مقام اور تبحر ظاہر ہے اگر امام ابو حنیفہؒ قلیل الحدیث یتیم فی الحدیث یا مسکین فی الحدیث ہوتے تو اتنے بڑے محدث امام ابوحنیفہؒ کو حدیث کا شاہنشاہ نہ فرماتے۔

اسی طرح امام ابوحنیفہؒ کے کثیر الروایہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے محدثین بلکہ ائمہ فی الحدیث نے امام ابوحنیفہؒ سے احادیث روایت کی ہے اگر امام ابو حنیفہؒ مسکین فی الحدیث قلیل الحدیث ہوتے اتنے بڑے بڑے محدثین ان سے روایت نہ لیتے۔ حدیث میں امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کی فہرست طویل ہے ہم یہاں چند ایک مشہور محدثین کا نام ذکر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ابراہیم بن طہمانؒ (۲) اسحاق بن یوسف الارزقؒ (۳) اسد بن عمرو البجلی القاضیؒ

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

(۴) حسن بن زیاد لؤلؤیؒ (۵) حماد بن ابی حنیفہؒ (۶) ابو عاصم ضحاک بن مخلدؒ (۷) عبداللہ بن مبارکؒ (۸) ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقریؒ (۹) عبدالرزاق بن ہمامؒ (صاحب مصنف عبدالرزاق) (۱۰) علی بن مسعرؒ (۱۱) ابونعیم الفضل بن دکینؒ (۱۲) محمد بن مسروق الکلبیؒ (۱۳) محمد بن یزید الواسطیؒ (۱۴) مکی بن ابراہیمؒ (۱۵) ابو عصمہ نوح ابن مریمؒ (۱۶) وکیع بن جراحؒ (۱۷) یحییٰ بن ایوبؒ (۱۸) یزید بن ہارونؒ (۱۹) ابومقاتل سمرقندیؒ (۲۰) قاضی ابویوسفؒ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے۔ (تہذیب الکمال جلد ۲۹ ص ۴۲۰)

گذشتہ سطور سے تو یہ بات کو واضح ہوگئی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ محدث کثیر الروایہ بلکہ ائمہ فی الحدیث میں سے ہیں اور امام ابن ابی حاتمؒ کا نقل کردہ اعتراض درست نہیں ہے۔

لیکن اس اعتراض کی نسبت امام عبداللہ ابن مبارکؒ کی طرف کی گئی ہے۔ اس لیے ہم اس بارے میں بھی عرض کرتے ہیں۔

یاد رکھئے اس اعتراض کی نسبت عبداللہ ابن مبارکؒ کی طرف درست نہیں ہے کیونکہ عبداللہ ابن مبارکؒ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد تھے اور آپؒ کی بے حد تعریف و توثیق کرنے والے تھے کچھ کا ذکر تو ہم اعتراض نمبر ا کے ضمن میں کر آئے ہیں کچھ یہاں نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) الووہب محمد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں:

سمعت عبد الله بن مبارك: لولا ان الله اغاثيني بابى حنيفة و سفيان كنت كسائر الناس. (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۳۷)

میں نے عبداللہ بن مبارکؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہؒ اور امام سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کرتا تو میں بھی عام لوگوں جیسا ہوتا۔

(۲) عبدانؒ فرماتے ہیں:

سمعت عبد الله بن مبارکؒ وقد طعن رجل فى مجلسه فى ابى حنيفة فقال له اسكت والله لو رأيت ابا حنيفة فرأيت عقلاً و نبلا. (الانتقاء ص ۲۰۶)

ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارکؒ کی مجلس میں ایک شخص نے امام ابوحنیفہؒ پر طعن و تشنیع کیا تو

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

عبداللہ بن مبارکؒ نے اس سے فرمایا: خاموش ہو جاؤ اللہ کی قسم اگر تم نے امام ابوحنیفہؒ کو دیکھا ہوتا تو تم نے عقل مندی اور سمجھداری کو دیکھا ہوتا۔

(۳) عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں:

رأيت مسعر في حلقة ابي حنيفة جالساً بين يديه يسأله ويستفيد منه وما رأيت أحداً قط تكلم في الفقه احسن من ابي حنيفة.

(تاریخ بغداد جلد ۱۳ اص ۳۴۳)

میں مسعر بن کدامؒ کو امام ابوحنیفہؒ کی مجلس میں ان کے سامنے بیٹھے ہوئے دیکھا وہ امام صاحبؒ سے مسئلہ پوچھ رہے تھے اور ان سے استفادہ حاصل کر رہے تھے میں نے فقہ میں امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ اچھا گفتگو کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(۴) عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں:

مارأيت احدًا اورع من ابي حنيفةؒ (تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۵۷)

میں نے امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔

(۵) عبداللہ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں:

كان افقه الناس ما رأيت افقه منه (الخیرات الحسان ص ۸۳)

امام ابوحنیفہؒ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ تھے میں نے ان سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ حضرت امام عبداللہ ابن مبارکؒ کیسے امام ابوحنیفہؒ کی مدح سرائی فرما رہے ہیں اور امام صاحبؒ اس پر اعتراض کرنے والے کو خاموش کروا رہے ہیں اور اس بات کا اعتراف بھی فرما رہے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کی وجہ سے مجھے علمی مقام ومرتبہ ملا ہے۔ جو شخص امام صاحبؒ کی مدح کرے، انہیں اپنا پیشوا تسلیم کرے اور اعتراض کرنے والے کو روک دے بھلا وہ شخص خود امام ابوحنیفہؒ پر کیسے اعتراض کر سکتا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ پر یہ اعتراض درست نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۹:

ابن ابی حاتم نے کہا امام ابوحنیفہ اپنی غلطی پر قائم رہتے تھے

حدثنا ابى حدثنا ابى سريج قال سمعت الشافعي يقول: سمعت مالك

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ابن انس وقيل له اتعرف ابا حنيفة؟ فقال نعم، ما ظنكم برجل لو قال هذه السارية من ذهب لقام دونها حتى يجعلها من ذهب و هي من خشب او حجارة قال ابو محمد يعني انه كان يثبت على الخطاء ويحتج دونه ولا يرجع الى الصواب اذا بان له)

(آداب و مناقب الشافعي ص ۱۶۲، مكتبه دار الكتب العلميه)

ترجمہ: ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں، ہمیں بیان کیا میرے والد نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوسریح نے وہ فرماتے ہیں میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا امام شافعی فرماتے کہ میں نے امام مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ ابوحنیفہؒ کو جانتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا کہے تو اس پر دلیل قائم کر دے اس کو سونے کا کر دکھائے اگرچہ وہ ستون لکڑی کا ہو یا پتھر کا،

ابو محمد (ابن ابی حاتم) فرماتے ہیں

امام مالک کی مراد یہ تھی کہ بے شک ابوحنیفہ غلطی پر ڈٹے رہتے تھے اور اس پر دلیلیں دیتے تھے اور صحیح بات ابوحنیفہؒ کے سامنے ظاہر ہو جاتی تو اس کی طرف نہ رجوع کرتے تھے۔

جواب:

امام ابن ابی حاتمؒ کا امام مالکؒ کے قول کی اپنی من چاہی تشریح کرنا درست نہیں ہے کیونکہ امام مالکؒ اس جملے سے امام ابوحنیفہؒ پر اعتراض نہیں فرما رہے بلکہ امام صاحبؒ کا زور استدلال بتانا چاہ رہے ہیں یعنی امام ابوحنیفہؒ کا استدلال اس درجے کا ہوتا تھا کہ سامنے والا ان کی باتوں کا قائل ہو جاتا ہے چاہے ان کا دعوی کتنا ہی عجیب ہی کیوں نہ ہو لیکن امام ابو حنیفہؒ کا طرز استدلال اور زور خطابت سامنے والے کو قائل کر کے ہی دم لیتا ہے۔

امام مالکؒ اپنی بات کو ایک مثال سے بیان فرما رہے ہیں کہ "اگر وہ (ابوحنیفہؒ) لکڑی کے ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہیں، تو ان کے لیے یہ بھی مشکل نہیں۔ یہ ہے امام مالک کے قول کا صحیح مفہوم لیکن امام ابوحنیفہؒ سے تعصب کی وجہ سے اس قول کا صحیح مفہوم سمجھ نہیں آتا اور مقام مدح بھی ذم معلوم ہوتا ہے۔

ابن ابی حاتمؒ کے اس اعتراض کا جواب تو اتنا ہی کافی ہے کہ جمہور محدثین، مورخین اور فقہاء نے امام مالکؒ کے مذکورہ قول کو امام صاحبؒ کے مناقب اور مدح میں شمار کیا ہے۔

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

ہم یہاں چند مورخین، محدثین کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے امام مالکؒ کے اس قول سے مدح مراد لی ہے۔

(۱) حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادیؒ (المتوفی ۴۶۳ھ) امام مالکؒ کے اس قول کو امام ابوحنیفہؒ کے مناقب میں ذکر فرماتے ہیں، لکھتے ہیں۔

قيل لمالك بن انس: هل رأيت ابا حنيفة؟ قال: نعم رأيت رجلا لو كلمك في هذه السارية أن يجعلها ذهبًا لقام بحجته (تاریخ بغداد جلد ۱۳، ص ۳۳۸)

امام مالکؒ سے کہا گیا کہ آپ کی امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں کیا رائے ہے۔ فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ وہ ایسے تھے کہ اگر وہ اس ستون کے بارے میں تجھ سے کلام کریں کہ یہ (ستون) سونے کا ہے تو وہ اس پر دلیل قائم کردیں گے۔

(۲) علامہ ابن جوزی الشافعیؒ (المتوفی ۵۹۷ھ) نے امام ابوحنیفہؒ کے فضائل ومناقب میں امام مالکؒ کا قول نقل کیا ہے۔

قيل لمالك: هل رأيت أبا حنيفة: فقال رجلاً لو كلمك فى هذه السارية ان يجعلها ذهباً لقام حجته. (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم جلد ۸، ص ۱۳۱)

(۳) حافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزیؒ الشافعی (المتوفی ۷۴۲ھ) نے امام مالکؒ کے اس قول کو امام ابوحنیفہؒ کے مناقب میں ذکر کیا ہے۔

قيل لمالك بن انس: هل رايت ابا حنيفة؟ قال نعم رايت رجلا لو كلمك فى هذه الساريه ان يجعلها ذهباً لقام بحجته.

(تهذيب الكمال للمزى جلد ۲۹، ۴۲۹)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ امام مالکؒ کا یہ قول امام ابوحنیفہؒ کی شان میں ہے نہ کہ جرح میں ابن ابی حاتمؒ کا امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں تعصب مشہور ہے اس لئے ان کی بات دوسرے محدثین کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ واللہ اعلم!

☆......☆......☆

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP... https://tinyurl.com/DifaEahnaf

مولف کی دیگر کتب

کتاب کا نام	نمبر شمار
تحقیق حدیث حضرت علیؓ درمسئلہ رفع یدین	1
تحقیق حدیث حضرت ابوحمید الساعدیؓ درمسئلہ رفع یدین	2
امام ابوحنیفہؒ اور حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ اول)	3
دفاعِ ابی حنیفہؒ (علامہ ابنِ جوزی کے جواب میں)	4
ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (ابن ابی حاتم رازی کے جواب میں)	5
عقائدِ ابی حنیفہؒ (محمد جوناگڑھی کی امام محمدی کے جواب میں)	6
براۃِ ابی حنیفہؒ (ابومحمد خرم شہزاد کے رسالہ الصحیفہ کے جواب میں)	7
ثنائیاتِ ابی حنیفہؒ	8
روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ اول)	9
موطا امام محمدؒ (امام ابوحنیفہؒ سے مروی گیارہ روایات)	10
روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ دوم)	11
مصنف ابن ابی شیبہؒ (امام ابوحنیفہ سے مروی بیالیس روایات)	12
روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ سوم)	13
مصنف ابن عبدالرزاقؒ (امام ابوحنیفہ سے مروی انہتر روایات)	14
روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ چہارم)	15
شرح معانی الآثار المعروف بہ طحاوی (امام ابوحنیفہ سے مروی تیرہ روایات)	16
روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ پنجم)	17
سنن دارقطنی (امام ابوحنیفہ سے مروی اٹھائیس روایات)	18

(ملنے کا پتہ)

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345 ،0332-8573411

pasbanehaq

For more geat books please DOWNLOAD our ANDROID APP.... https://tinyurl.com/DifaEahnaf